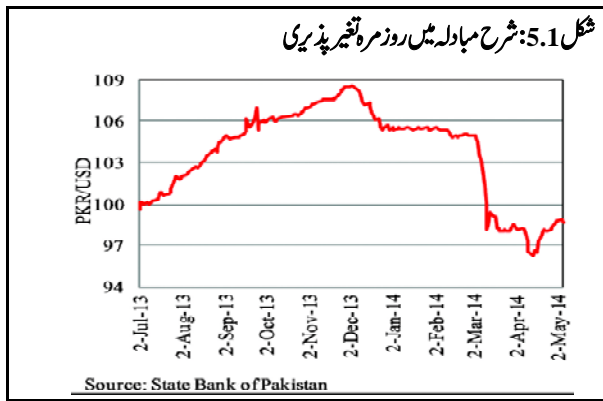


5 بیرونی شعبہ

5.1 عمومی جائزہ



مالی سال 14ء کی تیسری سہ ماہی میں پاکستان کے بیرونی کھاتے میں تیزی سے بہتری دیکھی گئی: زیر مبادلہ کے ملکی ذخائر میں 1.8 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا جبکہ آخر مارچ 2014ء تک پاکستانی روپے کی قدر 6.9 فیصد تک بڑھ گئی جس سے یہ 98.53 روپیہ فی امریکی ڈالر کی سطح پر آ گیا جو کہ جون 2013ء کی سطح کے قریب ہے (شکل 5.1)۔ بیرونی شعبے میں کچھ بہتری کی توقع کی جا رہی تھی (تھری جی رفر جی نیلامی سے آمدنی، سرکاری حصص کی جزوی فروخت

اور عالمی مالی اداروں سے امداد) تاہم سہ ماہی کے دوران بیرونی امکانات میں خاصی بہتری حیران کن تھی۔ خصوصاً ایک دوست ملک سے 1.5 ارب ڈالر کی گرانٹ ملنے سے پاکستانی روپے کی مساوات میں تیزی سے بہتری آ گئی تھی۔ مزید برآں، دوطرفہ اضافی رقوم کی آمد کے متعلق بازار کی توقعات کے باعث بازار مبادلہ میں فروخت کا رجحان شدت اختیار کر گیا تھا۔¹ دیگر کم اہم عوامل سے بھی بازار مبادلہ پر دباؤ کم کرنے میں مدد ملی جن میں سہ ماہی کے دوران جاری کھاتے کے خسارے میں کٹوتی (جدول 5.1)، حکومت کی جانب سے لیے گئے کمزور قرضے، سونے کی درآمد پر پابندی اور تیل کی درآمدات کے لیے عرصیت مکمل کرنے والے زیر مبادلہ قرضوں کا اجراء ثانی شامل ہیں (سیکشن 5.5)۔

اپریل 2014ء میں بازار کے احساسات میں اس وقت مزید بہتری آئی جب پاکستان 7 برسوں کے وقفے سے سرمائے کی عالمی منڈی میں دوبارہ داخل ہوا۔ حکومت 5 اور 10 سالہ عرصیت کے یوربائڈز کے اجراء کے ذریعے 2 ارب ڈالر جمع کرنے میں کامیاب رہی۔² جب اس خبر کا اعلان ہوا تو 14 اپریل 2014ء میں شرح مبادلہ 96.21 روپے فی امریکی ڈالر ہو گئی تھی (شکل 5.1)۔³ دو ہفتوں بعد حکومت نے کامیابی سے تھری جی رفر جی

¹ یہ بات قابل ذکر ہے کہ چونکہ یہ دوطرفہ سرکاری رقم تھی اس لیے یہ اسٹیٹ بینک کے زیر مبادلہ ذخائر میں آئی اور اس نے بین الینک بازار پر اثر نہیں ڈالا۔ شرح مبادلہ پر اس کے اثر ڈالنے کی بنیادی وجہ اسٹیٹ بینک کی مداخلت نہیں بلکہ اضافی رقوم آنے پر منڈی میں ہونے والی سٹ بازی تھی۔ درحقیقت اسٹیٹ بینک نے مارچ 2014ء میں پاکستانی روپے کی قدر میں مزید اضافے کو روکنے اور زیر مبادلہ کے ذخائر بڑھانے کے لیے بین الینک سے زیر مبادلہ کی بھاری خریداری کی تھی (سیکشن 5.5)۔

² حکومت کو 10.5 ارب ڈالر بده کے مقابلے میں 17 ارب ڈالر کی بولیاں موصول ہوئیں۔

³ 8 اپریل (اعلان کی تاریخ) سے 15 اپریل (اجراء کی تاریخ) تک روپے کی قدر 2 فیصد بڑھی۔

جدول 5.1: بیرونی شعبے کے اہم اظہارِ یہ				
ملین امریکی ڈالر				
تیسری سہ ماہی		جولائی تا مارچ		
م 13ء	م 14ء	م 13ء	م 14ء	
-1,609	1,761	-3,041	-945	زرمبادلہ کے ملکی ذخائر (تبدیلی)
-1,861	1,885	-3,677	-644	اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ ذخائر میں 516 ملین ڈالر کا اضافہ ہو گیا۔ ان وصولیوں (غیر متوقع دوطرفہ رقوم کی آمد، یورو بانڈز کا اجرا اور قہری جی رفرجی کی نیلامی) کے ساتھ ساتھ عالمی بینک اور ایشیائی ترقیاتی بینک دونوں سے بھاری رقوم بھی موصول ہو گئیں (سیکشن 5.4)۔ 4 آخر 2001ء سے پاکستان کے بیرونی شعبے میں اتنی مثبت پیش رفت اور تبدیلیاں دیکھنے میں نہیں آئیں۔ اس لیے یہ امر حیران کن نہیں ہے کہ معاشی امکانات کے متعلق احساسات میں خاصی بہتری آچکی ہے۔
94	1,561	192	1,726	جاری کھاتے کا توازن
62	250	631	670	خالص سرمایہ جاتی بہاؤ*
-252	172	-395	-212	پاکستان میں خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری
				زرمبادلہ قرضے اور واجبات
* اس میں ایک دوست ملک سے ملنے والی گرانٹ شامل ہے۔				
ماخذ: بینک دولت پاکستان				

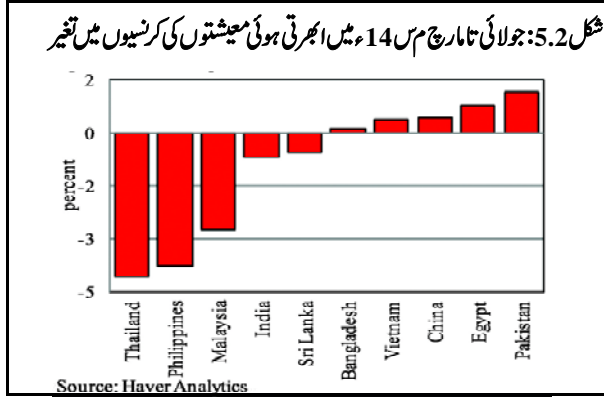
جدول 5.2: جاری کھاتے کے اجزاء ترکیبی				
ملین امریکی ڈالر				
تیسری سہ ماہی		جولائی تا مارچ		
م 13ء	م 14ء	م 13ء	م 14ء	
-1,172	-350	-1,255	-2,107	جاری کھاتے کا توازن
-3,679	-3,661	-11,585	-12,027	I- تجارتی توازن
6,192	6,372	18,346	18,904	برآمدات
9,871	10,033	29,931	30,931	درآمدات
-735	-532	-782	-2,019	II- خدمات کا توازن
0	353	1,806	675	او/ڈبلیو ٹیوشن سپورٹ فنڈ
-847	-848	-2,559	-2,844	III- بنیادی آمدنی*
679	683	1,902	2,121	او/ڈبلیو بیرونی براہ راست سرمایہ کاری**
4,089	4,691	13,671	14,783	IV- ثانوی آمدنی***
3,237	3,793	10,354	11,583	او/ڈبلیو ملکی ترسیلات زر
* اس میں منافع منقسمہ، مارک اپ، نو سرمایہ کاری آمدنی، منافع کی منتقلی وغیرہ جیسی وصولیاں اور ادائیگیاں شامل ہیں۔				
** بیرونی سرمایہ کاروں کی جانب سے منافع اور منافع منقسمہ کی منتقلی۔				
*** بشمول تمام جاری انتقالات				
ماخذ: بینک دولت پاکستان				

ترسیلات زر میں اضافہ اور اتحادی سپورٹ فنڈ (سی ایس ایف) کی وصولیاں ہیں (سیکشن 5.2)۔⁶ جیسا کہ جدول 5.2 میں دکھایا گیا ہے، تیسری سہ

4 مئی 2014ء میں پاکستان کو اتحادی سپورٹ فنڈ کے 375 ملین ڈالر بھی موصول ہوئے۔

5 تجارتی خسارہ م 14ء کی تیسری سہ ماہی میں 3.7 ارب ڈالر، جبکہ جولائی تا مارچ م 14ء کے دوران 12 ارب ڈالر ہے۔

6 پاکستان کو اتحادی سپورٹ فنڈ کے 353 ملین ڈالر فروری 2014ء میں موصول ہوئے۔ م 14ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران مجموعی طور پر 3.8 ارب ڈالر کی ترسیلات ملک میں آئیں جو گذشتہ برس کی اسی مدت سے 17.2 فیصد زائد ہیں۔



ماہی کے دوران تجارتی اور بنیادی آمدنی کھاتے کے خساروں میں کوئی تبدیلی نہیں آئی اور یہ گزشتہ برس کی اسی مدت کی سطح پر ہیں۔

جہاں تک سرمایہ اور مالی رقوم کی آمد کا تعلق ہے، یہ جاری کھاتے کے خسارے کی مالکاری کے لیے کافی تھیں۔ گرانٹ کے علاوہ پاکستان مالی سال 14ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران 250 ملین ڈالر کی براہ راست بیرونی سرمایہ کاری اور 172 ملین ڈالر کے قرضے حاصل کرنے میں کامیاب رہا جس سے

جاری کھاتے میں 350 ملین ڈالر کا خسارہ با آسانی پورا ہو گیا۔ مزید برآں، سہ ماہی کے دوران آئی ایم ایف کو قرضوں کی واپسی میں بھی زیادہ مشکلات پیش نہیں آئیں کیونکہ ای ایف ایف پروگرام کے تحت نئے قرضے موصول ہو گئے تھے۔

ہمیں توقع ہے کہ مالی سال 14ء کے پورے سال کا جاری کھاتے کا خسارہ 2 سے 2.5 ارب ڈالر کے درمیان رہے گا (تقریباً جی ڈی پی کا ایک فیصد)۔ تاہم بعض خطرات برقرار ہیں جیسے چینی معیشت کی ممکنہ سست روی اور یہ کہ پاکستانی روپے کی قدر میں ہونے والا اضافہ آئندہ مہینوں میں کس طرح پاکستان کے تجارتی توازن کو متاثر کر سکتا ہے۔ جیسا کہ شکل 5.2 میں دکھایا گیا ہے، دیگر ابھرتی ہوئی معیشتوں کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مسابقت کے اس نقصان کے ایک حصے کی تلافی سستے درآمدی خام مال کی دستیابی سے ہو سکتی ہے، جس پر بیشتر پاکستانی برآمد کنندگان انحصار کرتے ہیں۔

جہاں تک ترسیلات زر کا تعلق ہے ہمیں توقع ہے کہ پاکستانی روپے کی قدر میں اضافے کے ملے جلے اثرات مرتب ہوں گے۔ اس کا مثبت اثر بیرون ملک مقیم پاکستانیوں پر مرتب ہوگا جو پاکستانی روپے کی قدر میں اضافے کی تلافی کے لیے ملک میں مزید زرمبادلہ بھجوائیں گے (فوری صرف کے لیے) جبکہ ایک منفی اثر ایسے عناصر کا ہو سکتا ہے جو زیادہ کمائی (مثلاً سرمایہ کاری کے لیے) کی خاطر پاکستانی روپے کی قدر گرنے کا انتظار کریں گے۔⁷

ہماری رائے میں زرمبادلہ رقوم کی یکبارگی آمد (دو طرفہ گرانٹس اور تھری جی رفریجی نیلامی) اور نئے قرضوں کا حصول بیرونی شعبے میں بحران جیسی صورت حال سے بچنے کے لیے ضروری تھا تاہم اصل چیلنج کفایت سرمایہ کا تسلسل برقرار رکھنے کے لیے مبادیات میں بہتری لانا اور اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ وسط تا طویل مدت کے دوران شرح مبادلہ میں استحکام برقرار رہے۔ ان ساختی کمزوریوں کو دور کیے بغیر ایسا کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے، جو پاکستان کے تجارتی خسارے کو انتہائی بلند سطح پر رکھنے کا باعث ہیں۔ ایک اضافی چیلنج ملک میں بیرونی قرضوں کی واپسی کی صلاحیت بڑھانا ہے تا کہ جب نئے لیے گئے قرضے واجب الادا ہو جائیں تو ادائیگیوں کے دباؤ سے بچا جاسکے۔

⁷ مارکیٹ کے تجزیہ کاروں کے مطابق یہی مؤخر الذکر سوچ اپریل 2014ء میں ترسیلات زر میں ہونے والی ماہ بامہ کی ممکنہ وجہ ہو سکتی ہے۔ تاہم ہمارے خیال میں روپے کی قدر بڑھنے کے ترسیلات زر پر اثرات کا حتمی تجزیہ کرنا فی الحال قبل از وقت ہوگا۔

5.2 جاری کھاتہ

جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے، جولائی تا مارچ مالی سال 14ء میں گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں جاری کھاتے کا خسارہ زیادہ تھا (جدول 5.2)۔ تاہم مالی سال 14ء کی تیسری سہ ماہی میں خسارہ مالی سال 13ء کی تیسری سہ ماہی میں ہونے والے خسارے کا ایک تہائی تھا، جس میں بہتری سہ ماہی کے دوران ملکی ترسیلات زر میں اضافے اور اتحادی سپورٹ فنڈ کی رقم ملنے سے آئی تھی۔

ملکی ترسیلات زر

مالی سال 14ء کی تیسری سہ ماہی میں اضافی 3.8 ارب ڈالر ملنے سے ملکی ترسیلات زر کی مجموعی نمو جولائی تا مارچ مالی سال 13ء کے 6.3 فیصد سے تقریباً دو گنی ہو کر جولائی تا مارچ مالی سال 14ء میں 11.9 فیصد تک پہنچ گئی۔ 2013ء میں دیگر ترقی پذیر ملکوں کی ترسیلات زر میں 3.3 فیصد (اوسطاً) نمو ہوئی اور 2014ء میں 7.8 فیصد نمو متوقع تھی، اس لحاظ سے پاکستان کی کارکردگی متاثر کن رہی۔⁸ اگر ترسیلات زر آخری سہ ماہی میں اسی رفتار سے بڑھتی رہیں تو امکان ہے کہ 15.1 ارب ڈالر کا سالانہ ہدف حاصل کر لیا جائے گا۔

ملکی ترسیلات زر میں نمو کی بنیادی وجوہات میں بیرون ملک کام کرنے والے پاکستانیوں کی تعداد میں اضافہ اور کالا دھن سفید کرنے کے خلاف قوانین پر سختی سے عملدرآمد شامل ہیں۔ جولائی تا فروری مالی سال 14ء میں 406 ہزار مزید پاکستانیوں نے روزگار کے لیے بیرون ملک کارخ کیا۔⁹⁻¹⁰ ان میں سے نصف سے زائد کارکنوں نے متحدہ عرب امارات جانے کو ترجیح دی۔

امارات میں اقتصادی سرگرمیاں بڑھنے کے علاوہ متحدہ عرب امارات کو دیگر جی سی سی ملکوں کے مقابلے میں ترجیح دی جاتی ہے۔ مثلاً، عمان نے اکتوبر 2013ء سے صفائی اور تعمیرات کے شعبوں میں بیرونی بھرتیوں پر پابندی عائد کر دی تھی جبکہ غیر قانونی کارکنوں کے خلاف کارروائی بھی کی گئی۔ اسی طرح، سیاسی غیر یقینی کیفیت اور سلامتی کے خدشات کے باعث پاکستانی کارکنوں کے لیے بحرین بھی زیادہ پرکشش نہیں رہا۔ سخت ویزا پالیسی کے نفاذ کے ذریعے کویت پاکستانی کارکنوں کی حوصلہ شکنی کر رہا ہے جبکہ سعودی عرب مقامی افرادی قوت کے متعلق پالیسی کا نفاذ کر رہا ہے۔

گذشتہ برس تک سعودی عرب پاکستانی افرادی قوت کو جذب کرنے والا سب سے بڑا ملک تھا تاہم مقامی افراد کو ترجیح دینے کی پالیسی کے باعث جولائی تا فروری مالی سال 14ء کے دوران وہاں پاکستانی کارکنوں کی تعداد میں تیزی سے کمی آئی ہے (جدول 5.3)۔ اس سے قطع نظر، یہ امر حیران کن ہے کہ جولائی تا مارچ مالی سال 14ء کے دوران ترسیلات زر میں ہونے والی نمو کا بڑا حصہ سعودی عرب سے موصول ہوا (جدول 5.4)۔ اس کا سبب نئے لیبر قوانین کے مطابق پاکستانیوں کی ریگولائزیشن اور دستاویزیت ہے جس سے یہ کارکن اپنے خاندانوں کو قوم بھیجنے کے لیے بیکاری ذرائع استعمال کرنے پر مجبور ہو گئے۔¹¹ مزید برآں، ترسیلات زر کی بلند سطح سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ قوم ڈی پورٹ کیے جانے والے یا اس مرحلے سے گزرنے والے پاکستانیوں نے بھیجی ہوں گی۔¹²

8 ماخذ: ہجرت اور ترسیلات زر اور امکانات: عالمی بینک اپریل 2014ء۔

9 یہ اعداد و شمار بیورو آف امیگریشن اینڈ اورینیز اےپلا نمینٹ (بی ای او ای)، حکومت پاکستان سے لیے گئے ہیں۔ یہ تعداد صرف ان تارکین وطن کی ہے جن کا اس بیورو میں اندراج ہے۔

10 ممکن ہے کہ اس عرصے کے دوران کچھ پاکستانی وطن واپس آئے ہوں، لیکن ان کی تعداد قابل ذکر نہیں ہے۔

11 تازہ ترین تخمینوں کے مطابق نئے ضوابط کے تحت تقریباً ساڑھے نو لاکھ پاکستانیوں نے اپنے قیام کو باضابطہ بنالیا۔ نیز، اس مہم کے دوران تقریباً دو ہزار غیر قانونی کارکنوں نے بھی اپنا اندراج کرا لیا۔

12 سعودی عرب میں پاکستانی سفارتخانے کے مطابق اپریل 2013ء سے اب تک 59 ہزار پاکستانی کارکن سعودی عرب چھوڑ چکے ہیں۔

جدول 5.3: جولائی تا فروری روزگار کے لیے بیرون ملک جانے والے پاکستانیوں کی تعداد					
نمو	فیصد حصہ			تعداد	
	میں 14ء	میں 13ء	میں 14ء	میں 13ء	
متحدہ عرب امارات	62.3	52.0	211,063	130,058	
بحرین	-14.8	1.4	5,570	6,534	
عراق		0.3	1,100	97	
لیبیا	-2.4	0.7	2,782	2,851	
عمان	-31.5	7.1	28,907	42,204	
قطر	26.7	1.4	5,585	4,407	
سعودی عرب	-41.1	35.4	143,616	243,805	
برطانیہ*	17.5	0.0	121	103	
امریکہ	112.0	0.1	212	100	
دیگر	52.2	1.8	7,196	4,728	
کل	-6.6	100.0	406,152	434,887	
* امریکہ اور برطانیہ کو جانے والی کارکنوں کی تعداد کو غامض سمجھا دیا گیا ہے کیونکہ یہ ڈیٹا صرف ان پاکستانیوں کی ہجرت کو ظاہر کرتا ہے جو بیورو آف ایگریکیشن اینڈ اوور سیز ایمپلائمنٹ (بی ای او ای) کے پاس رجسٹرڈ ہوں اور جن کی غالب اکثریت کی بھرتی لائسنس یافتہ اوور سیز ایمپلائمنٹ پروموترز (او ای پیز) کہلائے جانے والی ریکروٹنگ ایجنسیوں کے ذریعے کی جاتی ہے۔ مشرق وسطیٰ کے معاملے میں او ای پیز کا کردار انتہائی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ او ای پیز کو بیرونی آجریں بھی بطور پرملازمت کے تقاضوں اور قواعد و ضوابط کے متعلق رہی خطوط کے ذریعے آگاہ کرتے ہیں۔ ان میں سے بیشتر مزدوری کے کام ہیں۔ اس کے برعکس جن کارکنوں کو بیرونی فرمز براہ راست (اپنے طور پر) بھرتی کرتی ہیں وہ خود کو بی ای او ای میں رجسٹرڈ نہیں کراتے اور امریکہ اور یورپ میں یہ طریقہ کار عام ہے۔					
ماخذ: بیورو آف ایگریکیشن اینڈ اوور سیز ایمپلائمنٹ					

جولائی تا اپریل مالی سال 14ء کے دوران 10.5 ارب روپے کے واجبات ادا کر دیے ہیں جو بطور ریپیٹ بینکوں کو واجب الادا تھے۔¹⁵ 16

5.3 سرمایہ کھاتہ

جولائی تا مارچ مالی سال 14ء میں سرمایہ کھاتے میں 1.7 ارب ڈالر کا فاضل رہا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں صرف 0.2 ارب ڈالر کا فاضل رہا تھا۔ اس غیر معمولی پیش رفت کا سبب دوست ملک سے فروری اور مارچ کے دوران دو مساوی اقساط میں 1.5 ارب ڈالر کی سرمایہ گرانٹ کی وصولی ہے۔¹⁷ کسی ملک کے ادائیگیوں کے توازن کی پوزیشن کو پیش کرنے کے تازہ ترین رواج کے مطابق کبھی کبھار قوم کی آمد کو سرمایہ کھاتے میں

13 منقولی شواہد کے مطابق ان ملکوں میں بھی پاکستانی کارکنوں کی تعداد بڑھی ہے تاہم قابل اعتبار اعداد و شمار دستیاب نہیں ہیں۔

14 براہ راست بینک میں منتقلی (Direct-to-bank transfer) ایسی سہولت ہے جس کے تحت ترسیل کنندہ پاکستان میں اپنے مقررہ بینک کھاتے میں رقم براہ راست منتقل کر سکتا ہے۔

15 ترسیلات اکٹھی کرنے میں بینکوں اور مبادلہ کمپنیوں کی کوششوں کی حوصلہ افزائی کے لیے حکومت پاکستان نے ایک اقدام یہ کیا ہے کہ یہ ادارے رقم پاکستان کو منتقل کرتے ہوئے جو ٹیلی گرافک ٹرانسفر (ٹی ٹی) لاگت برداشت کرتے ہیں اسے جزوی طور پر انہی کو لوٹا دیا جاتا ہے (ہر 100 ڈالر پر 25 سعودی ریال)۔

16 اس کے نتیجے میں ٹی ٹی چارجز کی واپسی سے متعلق جون 2013ء تک کے تمام واجب الادا دعووں کا تھفیف ہو گیا ہے۔

17 گرانٹس سے عموماً بطور منتقل آمدنی منشا جاتا ہے، کیونکہ اس کے عوض فریق ثانی کوئی شے، خدمت یا اثاثہ فراہم نہیں کرتا۔ ان منتقل آمدنیوں کو ثانوی آمدنی کھاتے میں درج کیا جاتا ہے جو جاری کھاتے کا ایک ذیلی جزو ہے۔ تاہم پاکستان کو ایک دوست ملک سے جو گرانٹ ملی ہے اسے سرمایہ کھاتے میں درج کیا گیا ہے؛ وجہ یہ ہے کہ یہ ایک طویل مدتی سرمایہ جاتی گرانٹ ہے جو ملک میں ترقیاتی منصوبوں کی ماکاری کے لیے استعمال ہوگی۔

جدول 5.4: جولائی تا مارچ تکلی ترسیلات زر بلحاظ ملک							
رقم ملین امریکی ڈالر میں	سال ہال نمونیصد میں			نمونہ میں حصہ		میں 12ء	میں 13ء
	میں 14ء	میں 13ء	میں 14ء	میں 13ء	میں 14ء		
امریکہ	1,724.4	1,636.7	1,820.9	-5.1	11.3	-0.90	1.78
برطانیہ	1,131.9	1,435.0	1,632.2	26.8	13.7	3.11	1.90
سعودی عرب	2,655.4	2,979.3	3,391.3	12.2	13.8	3.33	3.98
متحدہ عرب امارات	2,140.9	2,085.9	2,288.9	-2.6	9.7	-0.56	1.96
جس میں دبئی	1,085.8	914.7	1,140.8	-15.8	24.7	-1.76	2.18
دیگر جی سی سی	1,099.5	1,195.9	1,357.7	8.8	13.5	0.99	1.56
بحرین	149.7	211.9	230.6	41.6	8.8	0.64	0.18
کویت	432.0	459.2	501.7	6.3	9.3	0.28	0.41
قطر	235.8	238.9	246.1	1.3	3.0	0.03	0.07
عمان	282.0	285.9	379.3	1.4	32.7	0.04	0.90
یورپی یونین ممالک	273.5	269.0	318.9	-1.6	18.5	-0.05	0.48
دیگر	710.5	752.1	772.8	5.9	2.7	0.43	0.20
کل	9,736.0	10,353.9	11,582.8	6.3	11.9		

ماخذ: بینک دولت پاکستان

جبکہ عام قرضوں اور جز دانی رقوم کو مالی کھاتے میں شامل کیا جاتا ہے (نیچے دیکھئے)۔

5.4 مالی کھاتہ

جولائی تا مارچ مالی سال 14ء کے دوران مالی کھاتے میں خاطر خواہ بہتری نہیں آسکی۔ بیرونی سرمایہ کاری کی سطح پست رہی اور متوقع قرضہ جاتی رقوم اس مدت کے دوران موصول نہیں ہو سکیں۔

بیرونی سرمایہ کاری

جولائی تا مارچ مالی سال 14ء کے دوران خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں 6.1 فیصد نمو ہوئی جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 5.3 فیصد تھی۔ مالی سال 14ء کی تیسری سہ ماہی میں یہ بہتری زیادہ نمایاں تھی جس میں 250 ملین ڈالر کی خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی گئی جو مالی سال 13ء کی تیسری سہ ماہی سے تقریباً 4 گنا زیادہ ہے۔ تاہم اس بحالی کا سبب مالی سال 13ء کی تیسری سہ ماہی کے مقابلے میں مالی سال 14ء کی تیسری سہ ماہی میں خام بیرونی براہ راست سرمایہ کاری رقوم کا اخراج (بے سرمایہ کاری) تھا، کیونکہ خام بیرونی براہ راست سرمایہ کاری رقوم کی آمد بحال نہیں ہو سکی (جدول 5.5)۔¹⁸

¹⁸ میں 13ء کی تیسری سہ ماہی میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں خام کی غیر معمولی طور پر بلند رہی تھی کیونکہ ٹیلی مار نے اپنی پیرنٹ کمپنی کو بھاری مقدار میں قرضہ لوٹا تھا، دوسرے آئی سی آئی پاکستان نے ڈیجیٹل کمپنی Akzo Nobel کو فروخت اور اسے اپنا انضمام ختم کیا تھا۔

جدول 5.5: پاکستان میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کے جائزے ترکیبی								
ملین ڈالر	جولائی تا مارچ 13ء		تیسری سہ ماہی 13ء			تیسری سہ ماہی 14ء		
	خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری	خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری	رقم کی آمد	رقم کا اخراج	خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری	رقم کی آمد	رقم کا اخراج	خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری
کل	631.0	669.8	502.2	440.0	62.3	467.9	218.3	249.6
غذائی اشیاء	41.8	73.0	13.0	1.2	11.8	38.9	8.4	30.6
تمباکو	7.8	55.5	10.1	17.4	- 7.4	25.2	15.0	10.2
کیمیکلز	- 73.4	76.0	33.9	136.1	- 102.3	16.0	5.1	10.9
تیل گیس	426.1	346.9	134.4	0.5	133.8	140.4	5.4	135.0
بجلی	39.3	28.7	44.4	22.9	21.5	57.9	32.2	25.7
مواصلات	- 313.7	- 132.5	59.4	186.5	- 127.0	47.2	69.1	- 21.9
اوپر مذکور ملحق کام	- 331.6	- 138.4	51.4	180.9	- 129.6	39.9	59.6	- 19.7
مالی کاروبار	225.7	118.7	103.3	17.3	86.0	59.4	19.8	39.5
سینٹ	6.1	15.4	2.1	0.1	2.0	7.0	2.0	5.0
تعمیرات	29.4	16.0	5.8	0.7	5.1	8.4	1.9	6.5
دیگر	241.9	72.0	95.9	57.2	38.6	67.5	59.3	8.1

ماخذ: بینک دولت پاکستان

جولائی تا مارچ مالی سال 14ء کے دوران خام بیرونی براہ راست سرمایہ کاری رقوم میں گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں مجموعی طور پر 11.2 فیصد کمی ہوئی۔ درحقیقت ملک میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی حالیہ سطح ملک میں سابقہ سرمایہ کاریوں کے منافع کی منتقلی سے بھی کم ہے۔¹⁹ نئی رقوم کی آمد کی قلت کی وجوہات میں نامناسب انفراسٹرکچر، توانائی کی مسلسل قلت اور امن وامان کی خراب صورت حال شامل ہیں۔ مزید برآں، جامع پالیسی پر غور و خوض کے باوجود کاروبار کرنے کی آسانیوں میں رکاوٹ بننے والی ساختی رکاوٹیں، نظم و نسق اور ٹیکس کاری جیسے مسائل ابھی تک حل طلب ہیں۔

اس کے باوجود بیرونی امکانات میں بہتری اور ان اطلاعات نے کہ چین، پاکستان میں پاک چین اقتصادی کوریڈور پروگرام کے تحت 32 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کی منصوبہ بندی کر رہا ہے، بیرونی سرمایہ کاری کے امکانات کے متعلق بازار کے احساسات کو مثبت کر دیا ہے۔²⁰

19 پاکستان میں موجودہ براہ راست سرمایہ کاری پر ادائیگیاں (منافع اور منافع منقسمہ کی واپسی کی صورت میں) جولائی تا مارچ 14ء کے دوران 2.1 ارب ڈالر تک جا پہنچیں۔
20 اقتصادی راہداری دونوں ملکوں کی حکومتوں کے مابین دور رس حکمت عملی کے طور پر تیار کی جا رہی ہے۔ اس کا اعلان جولائی 2013ء میں کیا گیا: یہ راہداری تیل اور گیس کی منتقلی کے لیے پاکستان کی جنوبی گواڈر بندرگاہ کو چین کے شمال مغربی خود مختار علاقے سنکیانگ سے شاہراہوں، ریلوے، اور پائپ لائنوں کے ذریعے منسلک کر دے گی۔ اس راہداری کے اطراف کے علاقوں میں ”خصوصی اقتصادی زون“ قائم کیے جائیں گے، یہ زون مقامی دستیاب خام مال اور افرادی قوت کی بنیاد پر خاص مصنوعات اور خدمات کے لیے مخصوص ہوں گے۔ نی او آئی صوبائی حکومتوں اور نیشنل انڈسٹریل پارکس کی مشاورت سے ان علاقوں کی نشان دہی پر کام کر رہا ہے جہاں یہ خصوصی زون قائم کیے جاسکتے ہیں۔ ملک بھر میں اب تک 22 مقامات کی نشان دہی ہو چکی ہے: ایک ”خصوصی اقتصادی زون“ ضلع خیر پور میں منظور کیا جا چکا ہے۔

جدول 5.6: پاکستان کے زرمبادلہ واجبات				
تیسری سہ ماہی		جولائی تا مارچ		
مئی 14ء	مئی 13ء	مئی 14ء	مئی 13ء	ملین امریکی ڈالر
172	-252	-212	-395	زرمبادلہ واجبات کا خالص بہاؤ
0	-3	245	-5	مرکزی بینک
332	-1	174	-339	امانتیں لینے والی کارپوریشنز
-43	-172	-395	157	عمومی حکومت
601	499	1,883	1,905	i - تہمت
0	0	0	0	آئی ایم ایف کے قرضے
353	499	1,265	1,649	دیگر طویل مدتی
248	0	618	256	قلیل مدتی
644	671	2,278	1,748	ii - بالا اقساط واپسی
240	136	660	226	آئی ایم ایف کے قرضے
404	405	1,618	1,131	دیگر طویل مدتی
0	130	0	391	قلیل مدتی
0	0	0	0	iii - دیگر واجبات (خالص)
-117	-76	-236	-208	دیگر شعبے
ماخذ: بینک دولت پاکستان				

زیر مبادلہ قرضے اور واجبات
مالی سال 13ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران پاکستان کے زیر مبادلہ واجبات میں 172 ملین ڈالر کا اضافہ ہوا جبکہ پچھلی چار سہ ماہیوں میں ان میں کمی کارہجہ تھی۔ تاہم حکومت کی جانب سے ابتدائی دوسہ ماہیوں میں بھاری قرضہ جانی ادائیگیوں کے باعث جولائی تا مارچ مالی سال 14ء میں زیر مبادلہ کے مجموعی قرضوں اور واجبات میں خالص کمی واقع ہوئی (جدول 5.6)۔

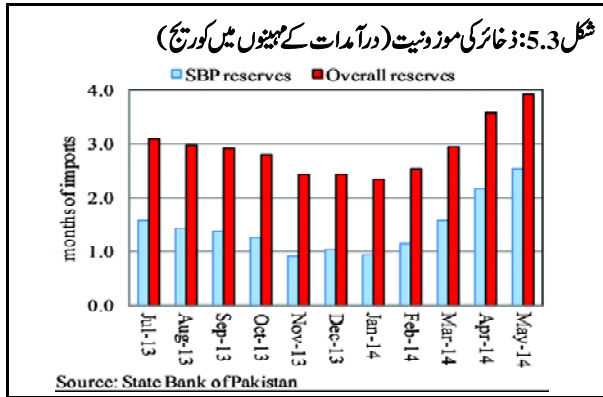
مالی سال 14ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران زیر مبادلہ قرضوں میں بیشتر اضافہ کمرشل بینکوں کی بیرونی قرض گیری میں دیکھا گیا، انہوں نے یہ قرضے ملک کے جاری حسابات کے خسارے کے ایک حصے کی مالکاری کے لیے حاصل کیے تھے (سیکشن 5.5)۔

جہاں تک سرکاری قرضوں کا تعلق ہے سہ ماہی کے دوران حکومت نے ان کی واپسی جاری رکھی، خاص طور پر طویل مدتی قرضوں کی۔ تاہم حکومت بیرونی کمرشل بینکوں کے ایک سنڈیکیٹ سے 248 ملین ڈالر کے قلیل مدتی کمرشل قرضے جمع کرنے میں کامیاب رہی تھی۔

آئندہ مہینوں میں توقع ہے کہ پاکستان کو بعض منصوبوں کی مالکاری کے لیے عالمی مالی اداروں سے مالی اعانت حاصل ہوگی۔ خاص طور پر عالمی بینک گروپ نے پاکستان کے لیے کنٹری پارٹنرشپ اسٹریٹجی کی منظوری دے دی ہے جس میں مالی سال 15ء تا مالی سال 19ء کی مدت کا احاطہ کیا گیا ہے۔ اس حکمت عملی میں مذکورہ مدت کے دوران ملک کے لیے تقریباً 11 ارب ڈالر کے پروگرام کی مالکاری شامل ہے۔ علاوہ ازیں پاکستان کو مئی 2014ء میں تقریباً ایک ارب ڈالر کا قرضہ آئی ڈی اے سے موصول ہو چکا ہے۔ مزید برآں، ایشیائی ترقیاتی بینک نے بھی حکومت کی جانب سے بجلی کے شعبے کی طویل مدتی تشکیل نو کو زیادہ پائیدار بنانے کے لیے 400 ملین ڈالر کے ایک پائیدار توانائی شعبے کے اصلاحاتی پروگرام کی منظوری دے دی ہے (چوتھا باب)۔

5.5 ذخائر اور شرح مبادلہ

ملک کے زیر مبادلہ کے ذخائر پر دباؤ میں کمی کا عمل دسمبر 2013ء میں شروع ہوا تھا کیونکہ اس وقت پاکستان نے آئی ایم ایف کو بھاری ادائیگیاں



کرنی تھیں اور سال کی بقیہ مدت میں قرضوں کی واپسی نئے قرضوں سے کی جانی تھی۔²¹ مالی سال 14ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران ملک کے زیر مبادلہ کے ذخائر میں 1.8 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا جبکہ مالی سال 13ء کے دوران 1.6 ارب ڈالر کی کمی واقع ہوئی تھی۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے، اس بہتری کا اہم سبب 1.5 ارب ڈالر کی دوطرفہ گرانٹ کا موصول ہونا تھا۔

سہ ماہی کے دوران بینکاری نظام میں اسٹیٹ بینک کے ذخائر میں 1.9 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا کیونکہ دوطرفہ گرانٹ براہ راست اس کے ذخائر کا حصہ بن گئی تھی۔ اسٹیٹ بینک نے بین الینک منڈی سے ہارڈ کرنسی کی براہ راست خریداری کے ذریعے اپنے زیر مبادلہ ذخائر میں مزید اضافہ کیا تھا۔ ان کوششوں کے سبب اور یورو بانڈ سے آمدنی کی وصولی کے بعد آخری 2014ء تک اسٹیٹ بینک کی درآمدی کوریج بڑھ کر 2.5 ماہ تک پہنچ گئی تھی جو آخر دسمبر 2013ء میں صرف ایک ماہ تھی (شکل 5.3)۔ مجموعی ذخائر کے لحاظ سے درآمدی کوریج بڑھ کر 3.9 مہینے ہو گئی جو آخر دسمبر 2013ء میں 2.4 مہینے تھی۔ دوسری جانب سہ ماہی کے دوران کمرشل بینکوں کے ذخائر میں 125 ملین ڈالر کی کمی واقع ہوئی جس کا اہم سبب تیل کی بھاری ادائیگیوں کے لیے ایف ای 25 امانتوں کا استعمال تھا۔²³

مجموعی طور پر، جولائی تا مارچ مالی سال 14ء کے دوران پاکستانی روپے کی قدر میں 1.1 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 4.0 فیصد کمی ہوئی تھی۔ تاہم پاکستانی روپے کی مساوات میں بیشتر بہتری مالی سال 14ء کی تیسری سہ ماہی میں ریکارڈ کی گئی جب پاکستانی روپے کی قدر میں 6.9 فیصد اضافہ ہو گیا جس نے مالی سال 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران قدر میں ہونے والی 5.4 فیصد کمی کا اثر زائل کر دیا تھا۔ پاکستانی روپے کی قدر میں بیشتر اضافہ 10 تا 12 مارچ 2014ء کے درمیان ہوا (شکل 5.4)۔²⁴ پاکستان کو 750 ملین ڈالر کی دوسماوی اقساط میں ایک دوست ملک کی گرانٹ موصول ہوئی تھی، پہلی قسط فروری 2014ء کے تیسرے ہفتے اور دوسری مارچ 2014ء کے پہلے ہفتے میں۔

جب پہلی قسط موصول ہوئی تھی تب بین الینک منڈی نے رد عمل ظاہر نہیں کیا تھا، حتیٰ کہ اس وقت بھی جب 27 فروری کو زیر مبادلہ کے ذخائر کا

21 دسمبر 2013ء میں جاری کھاتے میں 157 ملین ڈالر کی فاضل رقم بھی آئی۔

22 نومبر 2013ء میں آئی ایم ایف کو بھاری ادائیگیاں کرنے کے بعد سے بیرونی شعبے کا منظر نامہ خاصا بہتر ہوا ہے۔ یہ بات جولائی تا نومبر 14ء کے دوران روپے کی قدر میں مجموعی طور پر 8.2 فیصد کمی کے بعد دسمبر 2013ء میں 3 فیصد اضافے سے عیاں ہے۔ تاہم یہ بہتری شرح سود کی سمت پر منڈی کے موقف سے ہم آہنگ نہیں ہے: اس مہینے کے دوران ٹی ٹی ٹی نیلامیوں میں بینک تین ماہی وثیقہ جات ہی کے لیے بولیاں دیتے رہے۔ جب دسمبر کی گرانٹ کے اعداد و شمار (اولیٰ جنوری میں) آئے۔ جن کے مطابق گذشتہ ماہ کے مقابلے میں 1.7 فیصدی درجوں کی تیز رفتار کمی واقع ہوئی، تب منڈی نے ریٹ میں کمی کی توقع کرنی شروع کر دی۔ مستحکم روپے، اور دسمبر کے جاری کھاتے میں فاضل رقم سے ان توقعات کو تقویت ملی۔ منڈی کی توقعات میں زیادہ نمایاں تبدیلی مارچ 2014ء میں دیکھی گئی جب پاکستان کو 1.5 ارب ڈالر کی دوطرفہ گرانٹ موصول ہوئی، اور روپے کی قدر میں تیزی سے بہتری آئی (اس پر بعد میں تفصیلی بحث کی جائے گی)۔

23 کمرشل بینکوں کے ذخائر کا تخمینہ لگانے کے لیے ایف ای 25 امانتوں میں سے تجارتی ماکاری کو منہا کیا جاتا ہے۔

24 10 مارچ تا 12 مارچ 2014ء کے دوران روپے کی قدر 5.1 فیصد بڑھی، اسی طرح 13 مارچ تا 18 مارچ 2014ء کے دوران ایک فیصدی درستی (correction) ہوئی۔

اعلان کر دیا گیا تھا (شکل 5.4)۔²⁵ اس کا سبب یہ ہے کہ ان رقوم کا ماخذ کسی کو معلوم نہیں تھا اور بازار نے زیر مبادلہ کے ذخائر کو متوقع دو طرفہ اور کثیر طرفہ رقوم کی آمد اور ترسیلات زر کی بلند سطح سے منسوب کیا تھا۔ تاہم جب دوسری قسط (7 مارچ 2014ء کو ختم ہونے والے ہفتے میں) موصول ہوئی تو زیر مبادلہ ذخائر کے اعداد و شمار کا اعلان ہونے سے قبل ہی اس کے رد عمل میں بازار میں افراتفری پھیل چکی تھی۔²⁶ اس کی دو وجوہات ہو سکتی ہیں: اوّل، وزیر خزانہ کی جانب سے 10 مارچ کو دیے گئے پریس بیان میں زیر مبادلہ کے ذخائر (بشمول دونوں موصولہ اقساط) کی سطح کا انکشاف اور یہ دعویٰ کہ آخر مارچ 2014ء تک زیر مبادلہ کے ذخائر 10.0 ارب ڈالر تک پہنچ جائیں گے۔²⁷ دوم، بین الینک منڈی میں برآمد کنندگان کی جانب سے افراتفری کی کیفیت میں فروخت، خاص طور پر اس وقت جب بعض بڑے برآمد کنندگان نے بھاری مقدار میں اپنی تحویل میں موجود زیر مبادلہ کو فروخت کر دیا، اس توقع میں کہ اس کے بعد سعودی عرب کی جانب سے تیل کی ادائیگیوں کو مؤخر کیا جاسکتا ہے جیسے پاکستان کو 1998ء کے آخر میں یہ سہولت دی گئی تھی۔

گرانٹ موصول ہونے اور اضافی رقوم کی آمد کی توقعات کے علاوہ سہ ماہی کے دوران بعد دیگر عوامل نے بھی بین الینک شرح مبادلہ پر دباؤ کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ یہ عوامل ذیل میں دیے گئے ہیں:

ایف ای 25 امانتوں سے درآمدی مالکاری

جیسا کہ دوسری سہ ماہی رپورٹ میں بیان کیا جا چکا ہے، درآمد کنندگان نے مالی سال 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران اپنے درآمدی بل کے ایک حصے کی مالکاری کمرشل بینکوں سے قرض لے کر کی تھی۔²⁸ اس سے درآمد کنندگان کو مستحکم شرح مبادلہ کی صورت حال میں پاکستانی روپے اور زیر مبادلہ قرضوں کے درمیان موجودہ شرح سود کے وسیع تفرق کا فائدہ اٹھانے میں مدد ملی۔ علاوہ ازیں، زیر مبادلہ قرضوں سے درآمدات کی مالکاری کے باعث شرح مبادلہ پر دباؤ ان قرضوں کی عرصیت مکمل ہونے تک مؤخر ہو گیا تھا۔ ان میں سے بیشتر قرضوں کی عرصیت 3 ماہ تھی۔ مالی سال 14ء کی تیسری سہ ماہی میں عرصیت مکمل کرنے والے بعض قرضوں کا اجراء ثانی کیا گیا، اور خصوصاً جو تیل کی بازارکاری کرنے والی کمپنیوں اور ریفائنیوں نے لیے تھے۔²⁹ ان کمپنیوں کو گردشی قرض دوبارہ نمودار ہونے کی وجہ سے سیالیت میں مشکلات کا سامنا تھا۔³⁰

بیرون ملک سے کمرشل بینکوں کی زیر مبادلہ قرض گیری

کمرشل بینکوں نے مالی سال 14ء کی تیسری سہ ماہی میں جاری کھاتے کا فرق پورا کرنے کے لیے بیرون ملک سے 332 ملین ڈالر کی قلیل مدتی زیر مبادلہ فنڈنگ کا بندوبست کیا تھا جس میں بینکوں نے مارچ 2014ء میں 242 ملین ڈالر قرض لیا۔ کمرشل بینکوں کی بیرون ملک سے زیر مبادلہ کی ضروریات بلند سطح پر تھیں کیونکہ اسٹیٹ بینک نے بین الینک منڈی سے ہارڈ کرنسی کی سپلائی خریداری شروع کر دی تھی (دیکھئے فٹ نوٹ 26)۔

25 اسٹیٹ بینک ہفتے کے اختتام پر زیر مبادلہ کے کل ذخائر کے اعداد و شمار ہر جمعرات کو جاری کرتا ہے۔

26 اسٹیٹ بینک نے زیر مبادلہ ذخائر پر پڑا (بشمول دوسری قسط) 13 مارچ 2014ء کو جاری کیا۔

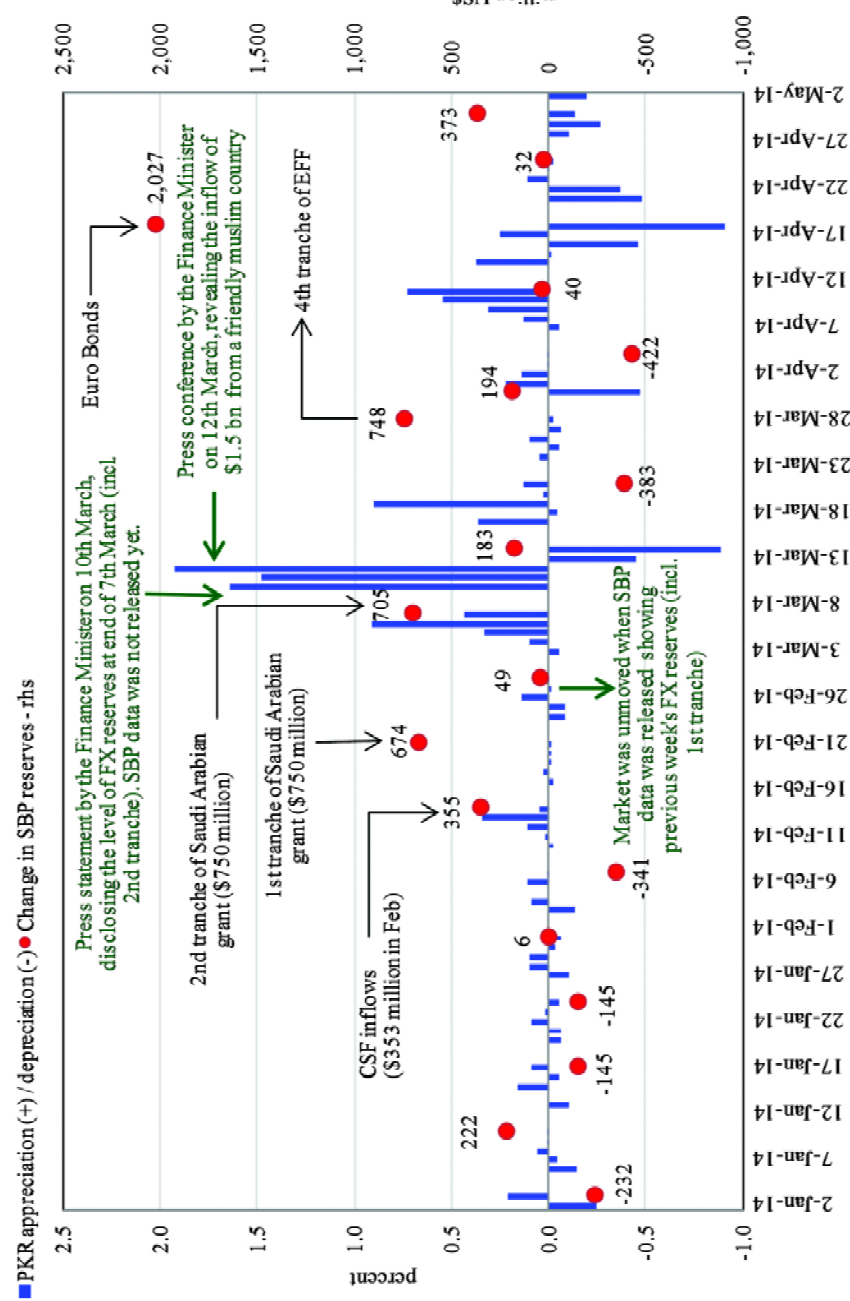
27 دوروز بعد 12 مارچ 2014ء کو وزیر خزانہ نے بتایا کہ پاکستان کو ایک دوست مسلم ملک سے مجموعی طور پر 1.5 ارب ڈالر موصول ہوئے ہیں۔

28 بینکوں کو درآمد کنندگان اور برآمد کنندگان کو ان بیرونی کرنسی امانتوں کے عوض زیر مبادلہ قرض دینے کی اجازت ہے (جنہے عام طور پر ایف ای 25 امانتیں کہتے ہیں) جو ان کے پاس رکھوائی گئی ہوں۔

29 م 14ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران ایف ای 25 امانتوں کے عوض درآمدی مالکاری کے اسٹاک میں صرف 155 ملین ڈالر اضافہ ہوا تھا، جبکہ اس سے پہلے کی سہ ماہی میں 449 ملین ڈالر اضافہ ہوا تھا۔

30 پاکستانی روپے اور زیر مبادلہ قرضوں کے مابین شرح سود کا تفرق مالی سال 14ء کی تیسری سہ ماہی کے آخر تک بڑھ کر 8.1 ملین ڈالر تک پہنچ گیا، جو آخر جون 2013ء تک صرف 220 ملین ڈالر تھا۔

شکل 5.4: اسٹیٹ بینک کے ذخائر اور پاکستانی روپے کی شرح مبادلہ میں تبدیلیاں



سونے کی درآمد پر پابندی

حکومت پاکستان نے جنوری 2014ء کے لیے ڈیوٹی فری اسکیم کے تحت سونے کی درآمد پر پابندی عائد کر دی تھی۔ بعد ازاں اس پابندی میں فروری 2014ء تک توسیع کر دی گئی۔ ایسا سونے کی درآمد سے گریز کے لیے کیا گیا تاکہ اس کی بھارت کو اسمگلنگ روکی جاسکے کیونکہ اس نے سونے کی درآمد پر پابندی عائد کر دی تھی (شکل 5.5)۔

مذکورہ بالا بحث سے واضح ہے کہ مالی سال 14ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران پاکستانی روپے کی قدر میں اضافہ قوم کی یکبارگی آمد کے اثرات کی وجہ سے ہوا تھا جس کے نتیجے میں بازار کے احساسات میں بہتری آگئی تھی اور قلیل مدتی بندوبست نے زرمبادلہ کا دباؤ کم کر دیا تھا۔ اس لیے پاکستانی روپے کی قدر میں اضافہ بے ربط تھا جس کی وجہ سے سہ ماہی کے دوران قلیل مدتی اور روزمرہ اتار چڑھاؤ میں تیزی دیکھی گئی۔ اس تیزی سے کمی کا ایک اور نتیجہ کرب مارکیٹ پر پییم بڑھنے کی صورت میں برآمد ہوا۔ 13 مارچ تا آخر اپریل 2014ء کے دوران اوسط کرب پر پییم 1.7 پاکستانی روپیہ فی امریکی ڈالر رہا۔

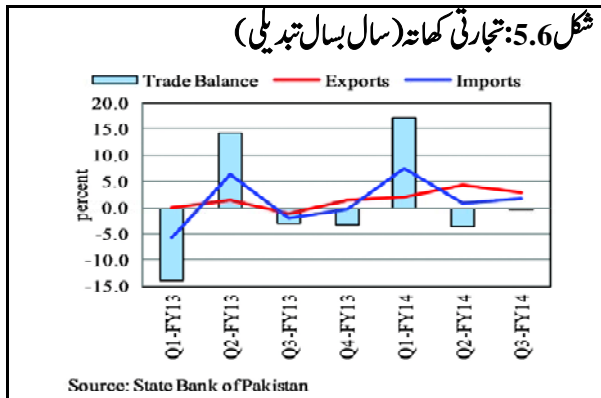
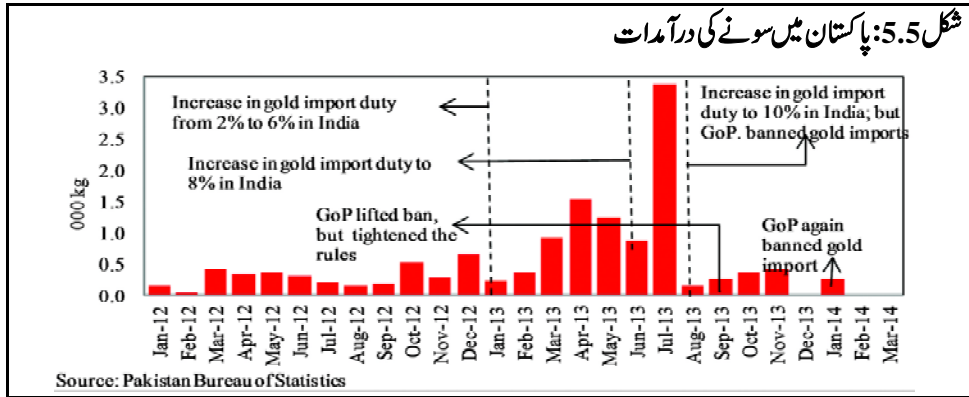
کرب پر پییم کے بڑھنے میں طلب و رسد دونوں قسم کے عوامل نے کردار ادا کیا: چونکہ پاکستانی روپے کی قدر میں بیشتر اضافہ تین ایام کار کے اندر ہوا تھا، اس لیے شرح مبادلہ کی پائیداری پر اعتماد کا فقدان موجود رہا اور کرب مارکیٹ سے ڈالروں کی نقد خریداری کا رجحان شدت اختیار کر گیا جس سے زرمبادلہ کمپنیوں (ایف ای سیز) پر دباؤ بڑھ گیا۔ دوسری جانب، مبادلہ کمپنیوں نے پاکستانی روپے کی مساوات میں تبدیلی کی توقع کرتے ہوئے زرمبادلہ کی ذخیرہ اندوزی شروع کر دی۔ ان کمپنیوں میں زرمبادلہ کی قلت کا تصور افراتفری کے احساس کے ساتھ شامل ہو گیا۔ درحقیقت، کرب مارکیٹ بظاہر غیر فعال ہو گئی تھی کیونکہ عوام کے لیے نامزد نرخوں پر زرمبادلہ ڈالرز کی خریداری مشکل ہو گئی تھی۔³¹ حکومت اور اسٹیٹ بینک دونوں نے بیانات کے ذریعے ایف ای سیز اور بازار کے دیگر فریقوں کو یہ ہدایت بھی کی کہ وہ غیر ضروری سٹے بازی سے گریز کریں۔³²

اس حقیقت کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ پاکستان نے آئی ایم ایف کو بھاری ادائیگیاں کر دی ہیں، اور مالی سال 14ء کی چوتھی سہ ماہی میں زرمبادلہ قوم کی آمد متوقع ہے، ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ شرح مبادلہ کی موجودہ سطح قلیل تا وسط مدت کے درمیان پائیدار رہے گی۔³³ اسٹیٹ بینک کی جانب سے بازار مبادلہ کے انتظام کے دو مقاصد تھے: شرح مبادلہ میں اضافی اتار چڑھاؤ کو محدود کرنا اور زرمبادلہ کے ذخائر میں بتدریج اضافہ۔ اسٹیٹ بینک کے ذخائر کی حالیہ سطح آخر جون 2013ء کی سطح سے تجاوز کر گئی ہے اس لیے پاکستانی روپے کی حالیہ مساوات کا اس سطح پر پہنچنا، جس پر وہ سال کے آغاز پر تھا، غیر معمولی نہیں لگتا۔

31 منقولی شواہد بتاتے ہیں کہ مبادلہ کمپنیوں نے مقررہ شرحوں پر فروخت نہیں کی، لیکن خریدار نے بلند شرح پیش کی تو وہ نرم پڑ گئیں۔

32 ان اقدامات، اور اپریل اور مئی 2014ء کے اواخر میں بین الاقوامی مالی اداروں سے ناموار بازار ادائیگیوں کے نتیجے میں کرب مارکیٹ میں پھر سے سکون آ گیا اور مئی 2014ء میں پر پییم گزرا۔

33 پاکستان کو ایٹمی بینک سے 400 ملین ڈالر اور عالمی بینک سے ایک ارب ڈالر بالترتیب اپریل اور مئی 2014ء میں مل چکے ہیں۔



5.6 بیرونی تجارت

جولائی تا مارچ مالی سال 14ء کے دوران پاکستان کا تجارتی خسارہ 12 ارب ڈالر تھا جو گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں 3.8 فیصد اضافے کو ظاہر کر رہا ہے۔ درحقیقت، اس میں بیشتر خسارہ سال کی پہلی سہ ماہی میں اس وقت ہوا تھا جب درآمدات تیزی سے بڑھ گئی تھیں (شکل 5.6)۔ درآمدات کی بلند نمو کا باعث بننے والے عوامل میں پیٹرولیم مصنوعات (بجلی شعبے کے گردش قرضے کے تصفیے کے بعد)، ٹیلی

کام مشینری اور بجلی کی پیداوار، کھاد اور دھات شامل ہیں۔ دوسری جانب، جولائی تا مارچ مالی سال 14ء کے دوران برآمدات بھی کچھ بحالی کو ظاہر کر رہی ہیں جس کے اسباب میں جی ایس پی پلس حیثیت کا ملنا، جس سے ٹیکسٹائل اور چمڑے کی برآمدات کو تقویت ملی، پیٹرولیم مصنوعات کی بلند برآمدات، کیونکہ تیل کی ریفائنریوں نے پیداوار بڑھادی تھی اور ہدف سے زائد فصل کے باعث چاول کی برآمدات شامل ہیں۔³⁴

برآمدات

جولائی تا مارچ مالی سال 14ء کے دوران برآمدات 3.0 فیصد نمو کے ساتھ بڑھ کر 18.9 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 18.3 ارب ڈالر تھیں۔ معمول کے مطابق برآمدات میں نصف حصہ ٹیکسٹائل شعبے کا تھا جس میں زیر جائزہ مدت کے دوران 6.3 فیصد سال بسال نمو ہوئی۔³⁵

³⁴ چاول کی پیداوار 6.2 ملین میٹرک ٹن ہدف کے مقابلے میں 6.8 ملین میٹرک ٹن ہوئی۔

³⁵ گزشتہ سال اسی عرصے کے دوران ٹیکسٹائل کی برآمدی نمو منفی تھی اور برآمدات کو بحیثیت مجموعی منفی نمو ملی تھی۔

جدول 5.7: ٹیکسٹائل برآمدات (جولائی تا مارچ)				
ٹیکسٹائل برآمدات کی مجموعی حصہ (فیصد)		برآمدات کی قدر		ملین امریکی ڈالر
م 14ء	م 13ء	م 14ء	م 13ء	
0.3	-3.0	191.5	161.2	کپاس
0.6	3.1	1612.0	1553.1	دھاگہ
1.1	0.0	2051.1	1944.4	سوتی کپڑا
-0.3	0.5	494.6	526.6	دیگر ٹیکسٹائل مواد
0.0	-1.8	321.3	324.4	سینٹیک ٹیکسٹائلز
1.1	-2.7	1634.9	1527.7	نٹ ویئر
1.6	-0.7	1530.1	1375.4	چادریں
0.2	0.2	541.3	518.9	تولے
1.1	1.9	1351.5	1241.3	تیار ملبوسات
0.6	0.4	462.7	409.8	دیگر ٹیکسٹائل اشیاء
6.3	-2.1	10191.0	9582.8	مجموعی ٹیکسٹائلز
ماخذ: بینک دولت پاکستان				

ٹیکسٹائل برآمدات

ٹیکسٹائل برآمدات میں ساری نمو کو بلند برآمدی مقداروں سے منسوب کیا جاسکتا ہے کیونکہ قیمت کا اثر بے حد معمولی رہا۔ مالی سال 14ء کے ابتدائی نو مہینوں کے دوران پاکستان نے دھاگے، سوتی کپڑوں، نٹ ویئر، چادروں اور تیار ملبوسات کا بلند حجم برآمد کیا تھا۔ توانائی کی رسد میں بہتری اور جی ایس پی پلس سے پیدا ہونے والے مواقع ٹیکسٹائل شعبے کی پیداوار اور برآمدی کاروبار کو بڑھانے میں معاون ثابت ہوئے۔

اگرچہ جی ایس پی پلس ٹیکسٹائل تک محدود نہیں ہے تاہم پاکستانی ٹیکسٹائل اپنے مستحکم انفراسٹرکچر، عالمی تجارت میں مہارت اور تخصیصی افرادی قوت کے

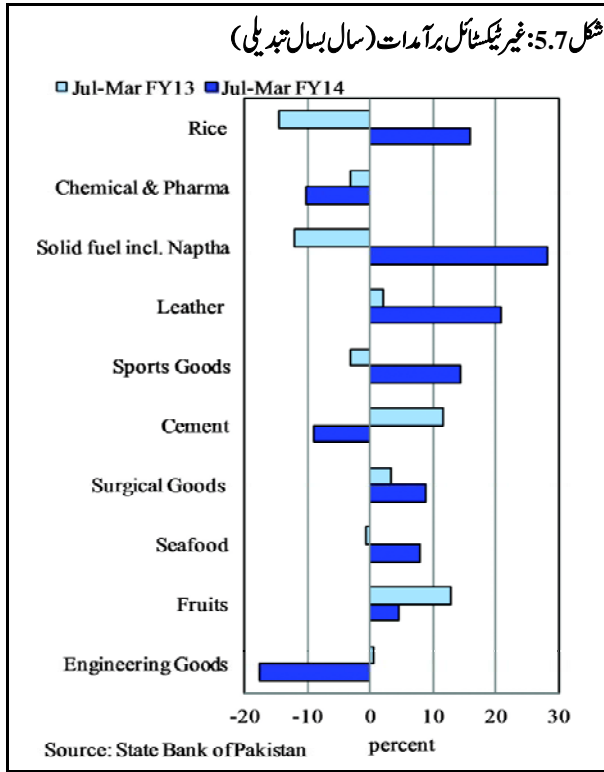
باعث اس سہولت سے فائدہ اٹھانے کی بہتر پوزیشن میں ہیں۔ اس سے قطع نظر، ان فوائد سے بھرپور استفادہ اسی وقت ممکن ہے کہ اس شعبے کو توانائی اور دیگر خام مال، خصوصاً کپاس کی مناسب رسد دستیاب ہو۔ تاہم اس شعبے کو خطرہ بھی لاحق ہے کیونکہ یورپی یونین کی جانب سے متعارف کردہ حفاظتی اقدامات کے باعث ہماری موجودہ برآمدی بنیاد میں بہت زیادہ گنجائش موجود نہیں کیونکہ اجناس میں ہماری برآمدات کے ارتکاز کی سطح بلند ہے۔³⁶ اس طرح، پاکستان کو وسط تا طویل مدت میں جی ایس پی پلس حیثیت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے لیے اپنی برآمدات کو متنوع بنانے پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

غیر ٹیکسٹائل برآمدات

جہاں تک غیر ٹیکسٹائل مصنوعات کا تعلق ہے اس میں زیر جائزہ مدت کے دوران اگرچہ چاول، چمڑے، کھیلوں کے سامان، سمندری غذا اور پیٹرولیم مصنوعات کی برآمدات میں اضافہ ہوا ہے لیکن سینٹ، انجینئرنگ سامان، کیمیکلز اور ادویات کی برآمدات میں کمی آئی ہے (شکل 5.7)۔ تجارتی شعبے میں شامل نمایاں شعبوں (علاوہ ٹیکسٹائل) کو ذیل میں دیا گیا ہے:

الف۔ چاول۔ برآمدات میں ٹیکسٹائلز کے بعد چاول دوسرے نمبر پر ہے۔ جولائی تا مارچ مالی سال 14ء کے دوران اس میں 15.9 فیصد کی مضبوط نمو ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 14.5 فیصد کمی ہوئی تھی۔ برآمدات کی آمدنی بڑھنے میں مقدار اور قیمت دونوں کے

³⁶ یورپی یونین نے کسی ایک جس کے درآمدی حجم پر حد عائد کر دی ہے، یعنی اس جس کا حجم یورپی یونین کی مجموعی جی ایس پی درآمدات کے 6 فیصد سے زائد نہیں بڑھنا چاہیے۔ قبل ازیں یہ پابندی مجموعی شعبے پر عائد تھی۔



اثرات شامل تھے۔

ب) جولائی تا مارچ مالی سال 14ء کے دوران مچھلی اور مچھلی کی تیار مصنوعات کی برآمدات 8.0 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 254 ملین ڈالر تک پہنچ گئیں۔ سمندری غذا کی برآمدات میں اضافے کی وجوہات یہ ہیں: (1) یورپی یونین کے ممالک کو ترسیل کی بحالی (2) چینی منڈی کو برآمدات میں اضافہ اور (3) منجمد مچھلی اور جھینگوں جیسی خول دار سمندری حیات کی زیادہ بیرون ملک فروخت۔³⁷

ج) جولائی تا مارچ مالی سال 14ء کے دوران مجموعی برآمدات میں پیٹرولیم مصنوعات (بشمول نیفتھا) کا حصہ 25 فیصد تھا۔³⁸ 2000ء کی دہائی کے اوائل سے نیفتھا کی پاکستانی برآمدات میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے تاہم مالی سال 14ء کے دوران اس کا برآمدی حجم غیر معمولی سطح پر تھا کیونکہ تیل کی ریفاکزیوں نے سال کی پہلی سہ ماہی کے

دوران گردش قرضے کے تصفیے کے بعد سیالیت کی زیادہ مستحکم صورت حال کو استعمال کرتے ہوئے اپنی پیداواری گنجائش میں اضافہ کر دیا تھا۔³⁹

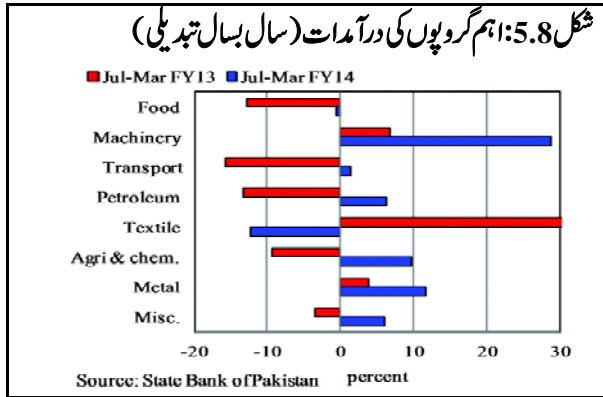
پاکستانی نیفتھا کی اہم منڈیوں میں چین، بھارت، جاپان، کوریا اور متحدہ عرب امارات شامل ہیں۔ آئندہ مہینوں میں پیرکسی لین (paraxylene)، جو نیفتھا کو بطور خام مال استعمال کرتا ہے کی بلند عالمی طلب اس جنس کی عالمی تجارت میں پاکستان کو اپنا حصہ بڑھانے کے لیے مواقع فراہم کر سکتی ہے۔

د) جولائی تا مارچ مالی سال 14ء کے دوران چمڑے، جو پاکستان کی ایک روایتی برآمدات ہے، کی برآمد میں 17.2 فیصد سال بسال نمو ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 4.2 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ لیڈر مینوفیکچررز ایسوسی آف پاکستان کے مطابق چمڑے کی عالمی برآمدات میں پاکستان کا

³⁷ م س 13ء میں سمندری غذا کی مجموعی برآمدی آمدنی کا تقریباً ایک تہائی چین اورویت نام سے آیا تھا۔

³⁸ تیل کی صفائی کے عمل سے ایک ذیلی پیداوار نیفتھا حاصل ہوتی ہے، اسے مزید صاف کر کے ہائی اوکٹین ایندھن، اور پلاسٹک اور مصنوعی فائبر کی صنعتوں میں استعمال ہونے والے کیمیکل بنائے جاتے ہیں۔

³⁹ پاکستان دفتر شاریات سے جاری کردہ بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے ڈیٹا سے پتہ چلتا ہے کہ جولائی تا فروری م س 14ء کے دوران پیٹرولیم کی پیداوار گزشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں 8.6 فیصد بڑھی۔



حصہ صرف 2 فیصد ہے اور توانائی کی فراہمی میں تعطل، غیر ہنرمند افرادی قوت اور پرانی مشینری کے استعمال جیسے دیرینہ حل طلب مسائل کو حل کرنے کی منظم کوششوں کے ذریعے اس میں مزید اضافہ کیا جاسکتا ہے۔

ہ) جولائی تا مارچ مالی سال 14ء کے دوران سینٹ کی برآمدات سست روی کا شکار ہو گئیں اور پست مقدار اور برآمدی قیمت کی وجہ سے ان میں 9.0

فیصد کمی ہوئی۔ بڑھتی ہوئی پیداواری لاگت نے سینٹ کی پیداوار کو متاثر کیا جبکہ ایران سے مسابقت کے باعث افغانستان کو برآمدات کم ہو گئیں۔

درآمدی ادائیگیاں

جولائی تا مارچ مالی سال 14ء کے دوران مجموعی درآمدات میں 3.4 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں ان میں 0.6 فیصد کمی ہوئی تھی۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے، درآمدات میں اس اضافے کا اہم سبب مشینری، پیٹرولیم، کھاد اور دھاتوں کی بلند طلب تھی (شکل 5.8)۔ درآمدی بل میں اضافہ بڑی حد تک بلند مقدار کا نتیجہ تھا کیونکہ قیمت کا اثر مخفی رہا تھا۔

جولائی تا مارچ مالی سال 14ء کے دوران مشینری کی درآمدات میں 28.7 فیصد سال بسال نمو ہوئی جو پاکستان میں بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کے شعبے کے لیے خوش آئند ہے۔ مشینری کی درآمدات میں سب سے بڑا حصہ تعمیرات کے شعبے کا تھا جس کے بعد ٹیلی کام، ٹیکسٹائل اور بجلی کی پیداوار کا نمبر آتا ہے۔

اس مدت کے دوران پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات 6.3 فیصد بڑھ گئیں جس کا سبب مقدار کی بلند سطح تھی کیونکہ جولائی تا مارچ مالی سال 14ء کے دوران اکائی قیمت کم ہو گئی تھی۔ اس اضافے میں بڑا حصہ فرنس آئل، پیٹینٹس کے تھنر (thinner)، لبریکیٹنگ آئل اور موٹر اسپرٹ آئل کا تھا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس کا سبب ٹرانسپورٹ کے شعبے کو سی این جی رسد کی اکثر و بیشتر بندش تھی۔

کھاد کی بلند ملکی طلب کے باوجود جولائی تا مارچ مالی سال 14ء کے دوران اس کی درآمدات میں 20.2 فیصد اضافہ ہوا۔⁴⁰ یہ اضافہ حکومت کی جانب سے ریجن 2013-14ء کے لیے 0.5 ملین ٹن یوریا کی درآمد کے فیصلے کا نتیجہ تھا۔ کھاد کی درآمدات کا موجودہ رجحان جاری رہنے کا امکان ہے کیونکہ موسم خریف کے لیے 0.35 ملین ٹن یوریا کی درآمد کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔

40 صنعت کے ذرائع نے بتایا کہ اس عرصے کے دوران کھاد کے اہم کارخانے اندازاً 90 فیصد استعداد پر کام کر رہے تھے۔

